

اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان لرام لہ میں نے (الطاف قادر) 2008 میں محمد فہیم کو چار لاکھ پچاس ہزار ڈالر (450000) دیئے کہ وہ اس رقم کا سونالے کر بطور امانت اپنے پاس رکھے اس نے اطلاع دی کہ میں نے اس رقم کا سات سو ساٹھ (760) تولہ سونا خرید کر اپنے پاس رکھ لی ہے۔ میں نے

2015 میں اپنے اطمینان کے لئے اپنے بھتیجے کو بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ سونا موجود ہے کہ نہیں چنانچہ وہ گیا اس کو محمد فہیم نے سونا بھی دکھایا اور تحریر بھی دی کہ میں اس کو واپس کرنے کا پابند ہوں یہ تحریر فتوے کے ساتھ لف ہے۔ آج سے تقریباً دس ماہ پہلے میں نے براہ راست سونے کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے میں نے اس سونا کو بیچ کے زمین خرید لی ہے۔ پھر عدالتی اسٹامپ پر محمد فہیم نے تحریری طور پر کہا میں 31-03-2017 تک واپس کر دوں گا اس تحریر پر اس کی والدہ اور بھائیوں کے

بطور (ضامن) اور میرے بھائی کے بطور گاہ و دستخط ہیں مگر مقررہ تاریخ کے گزر جانے کے باوجود محمد فہیم نے ادائیگی نہیں کی اور مزید پانچ ماہ گزرنے پر اور ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے میں نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے ان کو (خیانت کا مال کھانے کی وجہ سے) حرامی کہا تو محمد فہیم اور اس کے بھائیوں نے کہا چوں کہ اس نے ہم کو حرامی کہا ہے تو اب ہم اپنی مرضی سے ادائیگی کریں گے اور جو 2008 میں سونے کی قیمت تھی اتنے (روپے) ادا کریں گے۔ ان پر اعتماد کرتے ہوئے سونا دیتے وقت میں نے کوئی تحریر نہیں لی تھی جن کا وہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں میری رہنمائی فرمادیتے کہ وہ اپنی

زبانی اور تحریری اقرار کی وجہ سے محمد فہیم سونا دینے کے پابند ہیں یا نہیں۔



المستفتی الطاف قادر

17 SEP 2017

(جواب لپشت پر حلا خطہ و مائیں)

162
189

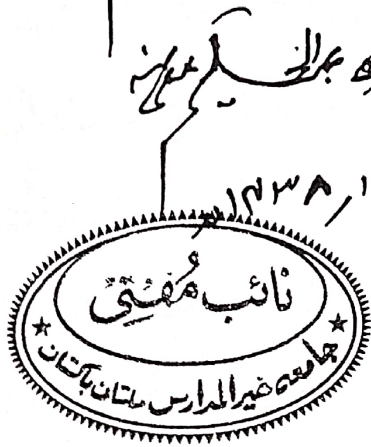


2 SEP 2017

الجواب

صورتِ مسئلہ کے مطابق اگر محمد فہیم نے واقعی سونا خرید لیا تھا جیسا کہ اس کے اقرار سے بھی ثابت ہے اور اس کی تحریر بھی موجود ہے کہ میں سونا واپس کرنے کا پابند ہوں، تو محمد فہیم پر لازم ہے کہ سونا ہی واپس کرے؛ کیونکہ سونے کو مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنے کی وجہ سے وہ خیانت کا مرتکب ہوا ہے، سونا مثلی اشیاء میں سے ہے اس لیے فہیم پر اس کی مثل لازم ہے۔ چنانچہ شامیہ میں ہے:

ويجب المثل في المثلي كالمكيل والموزون والعددي المتقارب - (درمختار)
أو يجب رد مثله إن هلك وهو مثلي وإن انقطع المثل بأن لا يوجد في السوق الذي يباع فيه
وإن كان يوجد في البيوت - ابن كمال فقيمته يوم الخصومة أي وقت القضاء وعند أبي
يوسف يوم الغصب وعند محمد يوم الانقطاع ورجحاً - قهستاني وتحب القيمة في القيمي
يوم غصبه إجماعاً (درمختار مع الشاميه، ج ۵، ص: ۴۷۷) فقط و الله اعلم



جواب صحیح
بندہ محمد عبد اللہ
۱۲/۱۲ - ۱۳ - ۲۱
مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

